غزل

عبدالحمید عدمؔ

آپ کی آنکھ اگر آج گلابی ہو گی!
میری سرکار بڑی سخت خرابی ہو گی

پھول کھلنے بھی نہ پائے تھے کہ رُت بیت گئی
کیا خبر تھی کہ تمہیں اتنی شتابی ہو گی!

محتسب ہی نے پڑھا ہو گا مقالہ پہلے
میری تقریر بہر حال جوابی ہو گی

یا مصوّر کے بھروسے کا کرشمہ ہو گا
یا سرشتاً مری تصویر شرابی ہو گی

جرم تو میرا تھا وجدان کا مرہون عدمؔ
حاکمِ وقت کی تاویل کتابی ہو گی